Majallah-yi Talim o Tahqiq

مجلہ تعلیم و تحقیق

Markaz Talim o Tahqiq, Gulshan-e-Taleem,
Sector H-15, Islamabad, Pakistan

مرکز تعلیم و تحقیق، گلشنِ تعلیم، ایچ۔۱۵، اسلام آباد، پاکستان

ISSN (P): 2618-1355, ISSN (Online): 2618-1363

Issue 4, Vol 6 ,October-December,2024

شمارہ ۴، جلد ۶، اکتوبر—دسمبر، ۲۰۲۴

دورِ حاضر میں قراءات قرآنیہ کا وجود اور موجودہ مصاحف کا جائزہ

The Existence of Qur'ānic Qirā'āt in Contemporary Times and an Analysis of Present-Day Maṣāḥif

Muzamal Muhammadi [1]
Dr Irshad ul Hassan Ibrar[2]

Abstract:
The Qur'ān serves as the foundational scripture for the Muslim Ummah, preserved through oral transmission and written compilation. Initially revealed orally, its preservation relied on the meticulous memorization by the Prophet Muḥammad (ﷺ) and his companions, supported by the practice of transmission through chains of authentication (isnād). The Qur'ānic text we have today is identical to that compiled during the time of the Prophet's companions, verified through successive generations. Islamic scholars have established consensus on the authenticity of the ten mutawātir Qur'ānic recitations (Qirā'āt), all rooted in the Prophet's teachings. Each of these Qirā'āt is valid for both recitation and prayer, emphasizing their divine origin. Key regions of Islamic scholarship such as Madīnah, Makkah, Kūfah, Baṣrah, and Dimashq nurtured prominent reciters who preserved and transmitted the Qur'ānic traditions. Contemporary Qur'ānic publications adhere to one of the widely accepted recitations-most commonly Ḥafṣ, Warsh, Qālūn, and Durī—verified by expert scholars. These recitations underscore the Qur'ān's unaltered transmission across centuries and regions.

Keywords: Qirā'āt, mutawātir, recitations, Ḥafṣ, Warsh, Maṣāḥif, Qur'ānic Qirā'āt

[1] Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, The University of Lahore,Lahore, muzamalmuhammadi@gmail.com
[2] Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Lahore, Lahore
irshad.abrar@yahoo.com

قرآن مجید اُمتِ مسلمہ کے لیے بنیادی اساس ہے۔قرآن مجید لکھا ہوا نازل نہیں ہوا۔اس کے نزول اور پھر حفاظت کا اصل دار و مدار زبانی حفظ پر ہے،قراء کرام نے ہر دور میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بذریعہ خبر سنتے ہوئے قرآن کی تصدیق کی ہے اور علماء و جمیع اُمت نے اس خبر پر اتفاق کیا ہے۔آج بھی تمام اُمت قراء ہی سے قرآن حاصل کر رہی ہے اور ہر قاری کے پاس وہ سند موجود ہے جو کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے۔ہمارے پاس موجود مصاحف وہی ہیں جو کہ صحابہ کے پاس تھے اور وہاں سے نقل در نقل ہم تک پہنچے ہیں اور صحابہ نے یہ مصاحف اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن سن کر ترتیب دیے تھے۔لہٰذا یہ مصاحف اور ان مصاحف میں جو لکھا ہوا ہے ان کے پڑھنے کی سند اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تک قطعی و یقینی ذریعے سے پہنچاتے ہیں تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ آج ہمارے پاس موجود قرآن وہی ہے جو آج سے چودہ صدیاں پہلے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔اسی طرح علماء امت کا اجماع ہے کہ علم القراءات کے دس اماموں کی متصل بالسند منقول قراءات عشرہ سب کی سب متواتر ہیں،اور قرآن کا حصہ ہیں،ان میں سے کسی ایک بھی انکار جائز نہیں ہے۔

امام سرخسی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"جان لو!کتاب اللہ سے مراد وہ قرآن ہے جو کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا ہے،مصاحف کے گتوں کے درمیان لکھا گیا ہے اور ہم تک معروف احرف سبعہ کے ساتھ تواتر سے منقول ہے"۔(3)

امام غزالی رحمہ اللہ (م 505ھ) لکھتے ہیں:

"کتاب اللہ کی تعریف یہ ہے کہ جو مصحف کے دو گتوں کے درمیان معروف احرف سبعہ کے ساتھ ہم تک متواتر منقول ہے۔"(4)

علامہ ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"اس زمانہ میں جو قرآن مروجہ اکثر بلاد ہے وہ حفص رحمہ اللہ کی قراءات کے موافق ہے،اور اس کے علاوہ بھی قراءات متواترہ ہیں،اس لیے صرف اسی قرآن مروجہ کی ترتیب وغیرہ پر تواتر کا حکم لگانا دوسری قراءات کو چھوڑ کر صحیح نہیں۔جو قراءت دس قراءات میں سے پڑھے جائز ہوگا،خواہ خارج صلوۃ یا داخل صلوۃ۔"(5)

امام ابن عطیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"قراءات سبعہ بلکہ عشرہ بھی ہر زمانے اور ہر شہر میں رائج رہی ہیں اور ان کی نماز میں تلاوت کی جاتی رہی ہے۔ کیونکہ یہ اجماع امت سے ثابت ہیں۔"(6)

امام شوکانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

---

(3) أحمد بن أبوسهل السرخسي ، أصول السرخسي (حيدرآباد :لجنة إحياء المعارف العثمانيه، طبع الأولى، 1414ھ)،ج1،ص279

(4) أبو حامد محمد بن محمد الغزالي ،المستصفى من علم الأصول (بيروت :،دارالكتب العلميه)،ج1،ص81

(5) ظفر احمد عثمانی،امداد الاحکام(کراچی:دار العلوم،طبع الثانیۃ،1412ھ)،ج1،ص231

(6) عبد الحق بن غالب بن عبد الرحمن بن تمام (ت542ھ)، المحرر الوجيز فی تفسير الكتاب العزيز (بيروت :دارالكتب العلميه، طبع الأولى، 1422ھ)،ج1،ص:45

"کتاب اللہ کی تعریف یہ ہے کہ اس سے مراد وہ کلام ہے جو کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا ہے، مصاحف میں لکھا گیا ہے اور ہم تک تواتر سے منقول ہے.... ہم تک تواتر سے منقول ہونے کی شرط لگانے سے قراءات شاذہ نکل گئی ہیں....اور اس ساری بحث کا حاصل کلام یہ ہے کہ جس پر مصاحف مشتمل ہیں اور معروف قراء کا اس پر اتفاق ہو، وہ قرآن ہے"۔(7)

صحابہ رضی اللہ عنہم میں مشہور قراء کرام:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں قاری، بعض حافظ اور بعض خصوصیت کے ساتھ قراءات کے امام تھے۔ مہاجرین میں سے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، سیدنا علی رضی اللہ عنہ، سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ، سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ، سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ، سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، سیدنا سالم رضی اللہ عنہ، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ، سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ، سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ، سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ، سیدنا عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اور انصار میں سے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ، سیدنا زید رضی اللہ عنہ، سیدنا مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وجوہ قراءات منقول ہیں۔(8)

ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے اکثر نے براہِ راست اور بعض نے بالواسطہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن مجید پڑھا تھا اور تمام جماعت روزانہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے قرآن مجید سنتی تھی۔ اس برگزیدہ جماعت نے ہر حرکت و اسکان اور حذف و اثبات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ضبط کیا اور جس طرح پڑھا تھا اسی طرح آگے تابعین عظام رحمہ اللہ کو پڑھا دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ برگزیدہ جماعت ہر قسم کے وہم و شک سے پاک تھی۔

تابعین رحمہم اللہ میں مشہور قراء کرام:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد قرآن مجید پڑھانے والے تابعین عظام ہیں۔ جو اسلامی دنیا کے ہر گوشے میں موجود تھے۔ وہ پانچ معروف اسلامی مراکز میں خصوصیت کے ساتھ قراءات قرآنیہ کے استاد رہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

مدینہ منورہ کے معروف قراء:

مدینہ منورہ میں قراءات پڑھانے والے متعدد تابعین عظام میں سے چند کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

امام زین العابدین رحمہ اللہ، سعید بن مسیب رحمہ اللہ، عروۃ بن زبیر رحمہ اللہ، سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ، عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ، سلیمان رحمہ اللہ اور عطاء ابن یسار رحمہ اللہ، معاذ بن حبیب رحمہ اللہ، زید بن اسلم رحمہ اللہ، عبدالرحمن بن ہرمز الاعرج رحمہ اللہ، عکرمہ رحمہ اللہ اور محمد بن شہاب زہری رحمہ اللہ وغیرہ۔

---

(7) محمد بن علی بن محمد بن عبد الله (ت1250ھ)، ارشاد الفحول الی تحقیق الحق من علم الأصول (مصر :دار الفضیلة، طبع الأولی، 1421ھ)، ج2، ص46

(8) محی الاسلام عثمانی، شرح سبعہ قراءات (لاہور: ادارہ اسلامیات، طبع الاولی، 1416ھ)، ج1، ص73

مکہ مکرمہ کے معروف قراء:

مکہ مکرمہ میں قراءات پڑھانے والے متعدد تابعین عظام میں سے چند کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

عبید بن عمر رحمہ اللہ، عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ، طاؤس رحمہ اللہ، مجاہد بن جبیر رحمہ اللہ، عکرمہ بن خالد رحمہ اللہ، ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ وغیرہ۔

کوفہ کے معروف قراء:

کوفہ میں قراءات پڑھانے والے متعدد تابعین عظام میں سے چند کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

علقمہ بن قیس رحمہ اللہ، اسود بن زید رحمہ اللہ، عبیدہ بن عمرو رحمہ اللہ، عمرو بن شرجیل رحمہ اللہ، مسروق بن اجدع رحمہ اللہ، ابو عبدالرحمن سلمی رحمہ اللہ، زر بن جیش رحمہ اللہ، سعید بن جبیر رحمہ اللہ، عامر شعبی رحمہ اللہ، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ اور طلحہ بن مصرف رحمہ اللہ وغیرہ۔

بصرہ کے معروف قراء:

بصرہ میں قراءات پڑھانے والے متعدد تابعین عظام میں سے چند کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ، ابو العالیہ رحمہ اللہ، نصر بن عاصم رحمہ اللہ، یحییٰ بن یعمر رحمہ اللہ، جابر بن زید رحمہ اللہ، معاذ رحمہ اللہ، ابن سیرین رحمہ اللہ اور ابو الاسود الدؤلی رحمہ اللہ وغیرہ۔

دمشق کے معروف قراء:

دمشق میں علم قراءات پڑھانے والے قراء کرام، مغیرہ بن ابو شہاب مخزومی اور خلید بن سعید رحمہم اللہ ہیں۔[9]

ان تمام حضرات میں سے بعض نے براہ راست اور بعض نے بالواسطہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے قرآن مجید پڑھا تھا اور ہر ہر حرف کو ضبط کیا تھا۔ ان میں سے بعض نے اپنا تمام وقت، بعض نے اکثر اور بعض نے ایک حصہ خدمت قرآن کے لیے وقف کر رکھا تھا۔ کچھ لوگوں نے تو اپنی مکمل زندگی خدمت قرآن کے لیے وقف کر دی۔ حصول قراءات اور ان کے ضبط و حفظ میں اتنی محنت اور جدوجہد کی کہ جس سے زیادہ ممکن نہ تھی۔ حتیٰ کہ قراءات میں مقتدائے روزگار ائمہ بن گئے۔

ان ائمہ میں سے بعض نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین عظام اور تبع تابعین سے پڑھی ہوئی جملہ قراءات میں سے آحاد، غیر مشہور اور شاذ وجوہ کو چھوڑ کر عربیت میں اقویٰ اور موافق رسم وجوہ سے اپنے لیے جدا جدا قراءات اختیار کر لیں اور عمر بھر انہی کو پڑھتے اور پڑھاتے رہے۔ تمام محدثین و مفسرین اور فقہاء و مجتہدین ان کی اختیار کردہ قراءتوں کو بلا عذر قبول کرتے تھے اور کوئی اہل علم بھی ان کے کسی ایک حرف کا بھی انکار نہیں کرتا تھا۔[10]

دوسری صدی ہجری سے انہی ائمہ کی اختیار کردہ قراءات پڑھی اور پڑھائی جانے لگیں۔ اسلامی ممالک کے دور دراز علاقوں، شہروں اور قصبوں سے تشنگان علم سفر کر کے ان ائمہ سے پڑھنے آتے اور ان قراءتوں کو ان کے نام سے منسوب کرتے تھے، جو آج تک

---

(9) عثمانی، شرح سبعہ قراءات، ج1، ص 74، 75

(10) عثمانی، شرح سبعہ قراءات، ج1، ص76

انہی کے نام سے معنون چلی آ رہی ہیں۔اختیار قراءات کا یہ سلسلہ بے حد وسیع تھا جو صدیوں جاری رہا اور بے شمار صاحب اختیار ائمہ پیدا ہوئے۔

امام ابو محمد مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

کتابوں میں ان ستر (70) صاحب اختیار ائمہ کی قراءات مذکور ہیں جو قراء سبعہ سے مقدّم تھے۔اس سے اندازہ لگائیں کہ ان کے ہم مرتبہ اور ان سے کم مرتبہ کتنے ہی ائمہ ہوں گے۔امام ابو جعفر ابن جریر طبری رحمہ اللہ نے اپنی کتابوں میں قراء سبعہ سے مقدم وہ پندرہ قراءات نقل کی ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عہد میں پڑھی جاتی تھیں۔اور جن کی وہ نماز میں قراءت کیا کرتے تھے۔(11)

ان صاحب اختیار ائمہ کے تلامذہ اور رواۃ بہت زیادہ تعداد میں تھے اور پھر ان میں سے ہر ایک کی جانشین ایک پوری قوم تھی جن کو احاطہ شمار میں لانا محال ہے، لیکن بعض ائمہ اور رواۃ کی قراءات کو اُمت کی طرف سے وہ مقبولیت حاصل ہوئی کہ آج دنیا میں انہی کی قراءات کو پڑھا اور پڑھایا جا رہا ہے۔ مقبولیت کا شرف حاصل کرنے والی قراءات دس ہیں، جن کو "قراءات عشرہ" کہا جاتا ہے اور یہ قراءات متواترہ ہیں، جن میں سے سات اہل فن کے ہاں تصنیف و تالیف میں بہت زیادہ مشہور ہوئیں اور پھر ان سات میں سے بھی چار روایات کو عالم اسلام کے عام مسلمانوں میں قبول عام حاصل رہا۔

قراءات متداولہ:

چونکہ علم قراءات مشائخ اور قراء کے درمیان مخصوص رہا اور علوم حدیث و فقہ کی مانند اس کی طرف لوگوں کی توجہ کم رہی کیونکہ اس کا تعلق عام زندگی کے مسائل سے بالعموم کم ہے، چنانچہ شاید اللہ تعالیٰ کی یہی مرضی تھی کہ علم کم ہو جائے اور اہل علم اٹھائے جائیں، چنانچہ قرآن اور قرآءات قرآنیہ کی طرف طلبہ کی توجہ کم ہو گئی تو مشائخ نے جب لوگوں میں سستی دیکھی اور ہمتوں میں فتور و قصور آ گیا تو وہ پہلے قراءات سبعہ اور پھر اس سے بھی کم پر قانع ہو گئے۔ عصر حاضر میں بھی قراءات سبعہ کی تدریس زیادہ مقبول عام ہے، باقی تین قراءات کی تدریس نسبتاً کم ہے۔ جبکہ عشرہ کبری متواترہ کی تدریس تو انگلیوں پر گنے چنے لوگ ہی کروا رہے ہیں۔عام لوگ تو صرف مروج و متداول قراءات ہی کی تعلیم پر اکتفاء کرتے ہیں۔(12)

اگرچہ تمام قراءات عشرہ متواترہ کو عوامی طور پر قبولِ عام حاصل نہیں ہو سکا، لیکن اس وقت بھی دنیا میں چار روایات کو مقبولیت عامہ حاصل ہے اور وہ مختلف ممالک اِسلامیہ میں عام تلاوت کے طور پر پڑھی جا رہی ہیں۔وہ چاروں روایاتِ متداولہ درج ذیل ہیں:

1۔ روایت حفص عن الامام عاصم الکوفی

2۔ روایت ورش عن الامام نافع مدنی

3۔ روایت قالون عن الامام نافع مدنی

4۔ روایت دوری عن ابی عمرو بصری

اب ہم ان چاروں روایات کا مختصر تعارف اور ان میں مطبوع مصاحف کا تذکرہ کرتے ہیں:

---

(11) عثمانی، شرح سبعہ قراءات، ج1، ص78

(12) محمد المختار، ولد أباه، تاريخ القراءات في المشرق والمغرب (المنظمة الأسلامية للتربية والعلوم والثقافة، 1422ھ)، ج1، ص14

روایت حفص عن عاصم:

یہ روایت امام عاصم کوفی رحمہ اللہ کے شاگرد امام حفص رحمہ اللہ کی طرف منسوب ہے اور اسے اُمت کی طرف سے مقبولیت عامہ حاصل ہے۔ روایت حفص دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی روایت ہے، جو برصغیر پاک و ہند، مشرق وسطیٰ اور سعودی عرب سمیت اسلامی دنیا کے اکثر ممالک میں پڑھی اور پڑھائی جارہی ہے۔ اس روایت کی تلاوت کرنے والے مسلمانوں کی تعداد کروڑوں تک جا پہنچتی ہے، جن کو احاطہ شمار میں نہیں لایا جاسکتا۔ حرمین شریفین مسجد حرام اور مسجد نبوی میں بھی اسی روایت کی تلاوت کی جاتی ہے۔ ان ممالک میں موجود لاتعداد طباعتی ادارے اس روایت کی نشر واشاعت کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ مجمّع ملک فہد لطباعۃ القرآن الکریم سعودی عرب کے زیر اہتمام کروڑوں کی تعداد میں روایت حفص عن الامام عاصم کو طبع کرکے دنیا کے متعدد ممالک میں مفت تقسیم کرنے کا سلسلہ برس ہا برس سے جاری وساری ہے۔ مجمع ملک فہد لطباعۃ القرآن الکریم کے زیر نگرانی روایت حفص میں مطبوع مصحف میں آیات کی تعداد 6236 ہے۔

تلاوت میں روایت حفص عن عاصم کا عمومی منہج:

چند اُصولی اور نمایاں اختلافات، جن کی بنیاد پر روایت حفص عن عاصم کا دیگر روایات وقراءات سے فرق واضح ہوتا ہوتی ہے، درج ذیل ہیں :

1۔ امام حفص رحمہ اللہ بین السور تین بسم اللہ پڑھتے ہیں اور بین الانفال والتوبۃ ان کے لیے تین وجوہ ''وقف، سکتہ اور وصل بغیر بسم اللہ'' ہیں۔

2۔ مد متصل اور مد منفصل پر چار حرکتی توسط کرتے ہیں:

3۔ چار مقامات پر سکتہ معنوی کرتے ہیں:

عِوَجًا ۜ ﴿١﴾ قَيِّمًا (13)

مِن مَّرْقَدِنَا ۜ هَٰذَا (14)

وَقِيلَ مَنْ ۜ رَاقٍ (15)

بَلْ ۜ رَانَ (16)

چند اصولی اختلاف کو ذکر کرنا میں نے ضروری سمجھا نیز ان کے علاوہ اختلافات بھی قراءت کی کتب میں موجود ہیں۔(17)

---

(13) الکہف 18:1،2

(14) یسین 36:52

(15) القیامة 75:27

(16) المطففین 83:14

(17) القاضي، عبدالفتاح بن عبدالغني بن محمد (ت1982ء)، تاريخ القراء العشرة ورواتهم ومنهج كل فى القراءة (مصر :الأزهرية للتراث، طبع الأولى، 1423ھ)، ج1، ص28

روایت قالون عن نافع:

یہ روایت امام نافع رحمہ اللہ کے شاگرد امام قالون رحمہ اللہ کی طرف منسوب ہے اور اسے اُمت کی طرف سے مقبولیت عامہ حاصل ہے۔ روایت قالون دنیا میں بکثرت پڑھی وپڑھائی جانے والی روایات میں سے ہے، جو لیبیا کے ساتھ ساتھ تیونس، الجزائر، موریطانیہ اور افریقہ کے کئی ممالک میں مروج ہے۔ اس روایت کی تلاوت کرنے والے مسلمانوں کی تعداد بھی لامحدود ہے، مذکورہ ممالک میں موجود طباعتی ادارے اس روایت کی طباعت کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ مجمّع الملک فہد لطباعۃ القرآن الکریم نے بھی روایت قالون عن نافع میں مصحف طبع کرکے متعلقہ ممالک میں کثیر تعداد میں مفت تقسیم کیا ہے اور کر رہا ہے۔ مجمع الملک فہد لطباعۃ القرآن الکریم کے زیر نگرانی روایت قالون عن نافع میں مطبوع مصحف میں آیات کی تعداد 6214 ہے۔

تلاوت میں روایت قالون عن نافع کا عمومی منہج:

چند اُصولی اختلاف، جن کی بنیاد پر روایت قالون عن نافع دیگر روایات سے ممتاز ہوتی ہے، درج ذیل ہیں:

1۔ امام قالون رحمہ اللہ دو سورتوں کے درمیان بسم اللہ پڑھتے ہیں، جبکہ بین الانفال والتوبۃ بسم اللہ، سکتہ اور وصل کرتے ہیں۔
2۔ اگر میم جمع کے بعد کوئی متحرک حرف آجائے تو میم جمع میں صلہ وعدم صلہ کرتے ہیں۔
3۔ مد متصل میں توسط اور مد منفصل میں قصر اور توسط کرتے ہیں۔
4۔ اگر ایک کلمہ میں دو ہمزے واقع ہوں تو دوسرے ہمزہ میں تسہیل مع الادخال کرتے ہیں۔
5۔ اگر دو ہمزے دو کلموں میں متفق الحرکت ہوں تو پہلے ہمزہ میں تسہیل کرتے ہیں اور مختلف الحرکت ہو تو دوسرے ہمزہ میں قاعدے کے موافق تغیر بصورت تسہیل یا ابدال کرتے ہیں۔[18]

روایت ورش عن نافع:

یہ روایت امام نافع مدنی رحمہ اللہ کے تلمیذ رشید امام ورش رحمہ اللہ کی طرف منسوب ہے اور اسے امت کی طرف سے مقبولیت عامہ حاصل ہے۔ روایت ورش دنیا میں روایت حفص کے بعد سب سے زیادہ پڑھی جانے والی دوسری بڑی روایت ہے، جو مراکش، الجزائر، تیونس، موریطانیہ، سینیگال، چاڈ اور نائجیریا سمیت متعدد مغربی اور براعظم افریقہ کے تمام ممالک میں متداول ہے۔ اس روایت کی تلاوت کرنے والے مسلمانوں کی تعداد بھی روایت حفص کی طرح کروڑوں میں ہے۔ مذکورہ ممالک میں موجود طباعتی ادارے روایت ورش کی طباعت کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

مجمّع الملک فہد لطباعۃ القرآن الکریم (سعودی عرب) نے بھی روایت ورش عن نافع میں مصحف طبع کرکے متعلقہ ممالک میں کروڑوں کی تعداد میں مفت تقسیم کیا ہے اور کر رہا ہے۔ مجمّع الملک فہد لطباعۃ القرآن الکریم کے زیر اہتمام روایت ورش عن نافع میں مطبوع مصحف میں آیات کی تعداد 6214 ہے۔

تلاوت میں روایت ورش عن نافع کا عمومی منہج:

چند نمایاں اختلافات، جن کی بنیاد پر روایت ورش عن نافع دیگر روایات سے ممتاز ہوتی ہے، درج ذیل ہیں:

---

(18) القاضي، عبدالفتاح بن عبدالغني ،تاريخ القراء العشرة ورواتهم و منهج كل فى القراءة،ج1،ص9،10

1۔ اِمام ورش رحمہ اللہ دو سورتوں کے درمیان تین وجوہ: 'بسم اللہ، سکتہ اور وصل بغیر بسم اللہ' کرتے ہیں، جبکہ بین الانفال والتوبۃ امام قالون رحمہ اللہ کی مانند فصل، سکتہ اور وصل کرتے ہیں۔

2۔ مد متصل اور مد منفصل پر چھ حرکتی طول کرتے ہیں۔

3۔ مد بدل پر قصر، توسط، طول اور مد لین پر توسط اور طول کرتے ہیں۔

4۔ اگر ہم دو ہمزے ایک کلمہ میں جمع ہوں اور دونوں مفتوح ہوں تو تسہیل بلا اِدخال اور اِبدال دو وجوہ کرتے ہیں اور اگر دوسرا ہمزہ مضموم یا مکسور ہو تو دوسرے ہمزہ میں تسہیل بغیر ادخال کرتے ہیں۔

5۔ اگر دو ہمزے دو کلموں میں متفق الحرکت واقع ہوں، تو دوسرے ہمزہ میں تسہیل اور اِبدال کرتے ہیں اور اگر مختلف الحرکت ہوں تو سیدنا قالون رحمہ اللہ کی مانند پڑھتے ہیں۔

6۔ اگر میم جمع کے بعد ہمزہ قطعی آجائے تو میم جمع میں صلہ کرتے ہیں۔

7۔ اگر فا کلمہ میں ہمزہ ساکنہ آجائے تو اسے ماقبل حرف کی حرکت کے موافق حرف مدہ سے بدل دیتے ہیں۔

8۔ ذوات الیاء میں فتح و تقلیل اور ذوات الالف وذوات الراء میں صرف تقلیل کرتے ہیں۔(19)

روایت دوری عن ابی عمرو بصری:

یہ روایت امام ابو عمرو بصری رحمہ اللہ کے شاگرد امام دوری رحمہ اللہ کی طرف منسوب ہے اور اسے امت کی طرف سے مقبولیت عامہ حاصل ہے۔ روایت دوری دنیا میں بکثرت پڑھی جانے والی روایات میں سے ہے، جو مصر، شام اور سوڈان سمیت اکثر افریقی ممالک میں پڑھی اور پڑھائی جارہی ہے۔ مذکورہ ممالک میں موجود طباعتی ادارے اس روایت کی طباعت کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ مجمّع الملک فہد لطباعۃ القرآن الکریم روایت دوری عن ابی عمرو بصری میں مصحف طبع کر کے متعلقہ ممالک میں کثیر تعداد میں فری تقسیم کر رہا ہے۔ مجمع ملک فہد کی طرف سے روایت دوری عن ابی عمرو بصری میں مطبوع مصحف میں آیات کی تعداد 6214 ہے۔

تلاوت میں روایت دوری عن ابی عمرو بصری کا عمومی منہج:

چند نمایاں اختلافات، جن کی بنیاد پر روایت دوری عن ابی عمرو دیگر روایات سے ممتاز ہوتی ہے، درج ذیل ہیں:

1۔ امام دوری رحمہ اللہ دو سورتوں کے درمیان بسم اللہ، سکتہ اور وصل بغیر بسم اللہ کرتے ہیں، جبکہ بین الانفال والتوبۃ فصل، سکتہ اور وصل بلا بسم اللہ پڑھتے ہیں۔

2۔ مد متصل پر توسط اور مد منفصل پر قصر اور توسط کرتے ہیں۔

3۔ ایک کلمہ میں واقع دو ہمزوں میں سے دوسرے ہمزہ میں تسہیل مع الادخال کرتے ہیں۔

4۔ اگر دو ہمزے دو کلموں میں متفق الحرکت واقع ہوں تو پہلے کو ساقط کر دیتے ہیں اور اگر مختلف الحرکت ہوں تو دوسرے ہمزہ میں امام قالون رحمہ اللہ اور امام ورش رحمہ اللہ کی مثل تغییر کرتے ہیں۔

---

(19) عبدالفتاح بن عبدالغني القاضي ،تاريخ القراء العشرة ورواتهم و منهج كل فی القراء ة،ج1،ص10،11

5۔ فَعْلٰى، فِعْلٰى اور فُعْلٰى کے وزن پر آنے والی ذوات الیاء میں تقلیل کرتے ہیں اور ذوات الالف و ذوات الراء میں امالہ کرتے ہیں۔[20]

قرآن کے پڑھنے میں اختلاف کی ممانعت:

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:((سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ آيَةً، وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ خِلَافَهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ،وَقَالَ:كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ وَلَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا[21]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ایک صحابی کو قرآن مجید کی ایک آیت پڑھتے سنا۔ وہی آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف قرآت کے ساتھ میں سن چکا تھا،اس لیے میں انہیں ساتھ لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ واقعہ بیان کیا لیکن میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر اس کی وجہ سے ناراضی کے آثار دیکھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں اچھا پڑھتے ہو۔آپس میں اختلاف نہ کیا کرو۔ تم سے پہلے لوگ اسی قسم کے جھگڑوں سے تباہ ہو گئے۔

جب کسی آیت کی قراءات دو طرح سے ثابت ہو، تو اس میں اختلاف نہ کرو، آپ ﷺ نے دونوں کو ماننے کا حکم دیا، کسی کے انکار کرنے کی اجازت نہیں دی۔

عَنْ عَائِشَةَ،عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:((الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ))[22]

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کریم کی مہارت رکھنے والا (روز قیامت) معزز اور نیکوکار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اور اٹک اٹک کر اسے پڑھتا ہے اور اس سے اسے مشقت اٹھانی پڑتی ہے تو اس کے لیے دوگنا اجر ہے۔''

(الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ) سے کس قراءت کا ماہر ہونا مراد ہے؟ یقیناً تمام قراءات کے ماہرین مراد ہیں، روایت حفص کے علاوہ دوسری روایات کا ماہر ہونا بھی ہو سکتا ہے، لامحالہ ہر روایت و قراءۃ کا ماہر یہ عظیم درجہ حاصل کرے گا۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ قراءات تو ٹھیک ہیں لیکن ان کا نماز میں پڑھنا ٹھیک نہیں، کیونکہ اس سے فتنہ پیدا ہوتا ہے۔ میری ذاتی رائے ہے کہ اگر یہ صحیح نہ ہوتا تو آپ ﷺ کبھی بھی صحابہ کو یہ نہ فرماتے (ھکذا انزلت) بلکہ آپ منع کرتے، کہ یہ قراءات باعث فتنہ نہیں بلکہ موجب رحمت وراحت ہیں۔ یہ دلوں کو سکون واطمینان دیتا ہے، بعض قراءات تو ایسی ہیں کہ ان کو بار بار پڑھنے سننے سے بھی دل نہیں بھرتا۔

---

(20) القاضي، عبدالفتاح بن عبدالغني، تاريخ القراء العشرة ورواتهم و منهج كل في القراء ة،ج1،ص19،20

(21) محمد بن اسماعیل البخاری، صحيح بخاري، كِتَاب أَحَادِيثِ الْأَنْبِيَاءِ، حديث :3476

(22) مسلم بن الحجاج، صحيح مسلم ،كتاب فَضَائِلِ الْقُرْآنِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ، حديث:798

علامہ شاطبیؒ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَإِنَّ كِتَابَ اللهِ أَوْثَقُ شَافِعٍ ... وَأَغْنَى غَنَاءٍ وَاهِباً مُتَفَضِّلَا وَخَيْرُ جَلِيسٍ لاَ يُمَلُّ حَدِيثُهُ ... وَتَرْدَادُهُ يَزْدَادُ فِيهِ تَجَمُّلاً "[23]

"اور یقیناً اللہ کی کتاب سب سے مضبوط سفارش کرنے والی اور سب سے زیادہ مستغنی کر دینے والی اکتفاعطا کرنے والی فضل والی اور بہترین ہم نشین نہیں اکتاہٹ ہوتی ہے اس کی بات اور اس کا بار بار ورد کرنا زیادہ کرتا ہے اس میں جمال"

چونکہ مذکورہ چاروں روایات مختلف بلادِ اسلامیہ میں متداول ہیں، چنانچہ ان ممالک میں قرآن مجید کی طباعت بھی انہی روایات میں ہوتی ہے۔ مجمّع ملک فہد لطباعۃ القرآن الکریم سعودی عرب کے زیر اہتمام ان چاروں متداول روایات کی طباعت جاری ہے۔

مشرق وسطیٰ اور افریقہ کے بعض ممالک میں، جہاں روایت حفص کے علاوہ دیگر قراءات متواترہ پڑھی اور پڑھائی جا رہی ہیں، وہاں ہماری قراءت یعنی روایت حفص کو عامۃ الناس بالکل نہیں جانتے، بعینہٖ اسی طرح ہمارے ہاں کے عوام الناس اُن ممالک میں پڑھی اور پڑھائی جانے والی متداول روایات سے لاعلم ہیں۔

بطورِ دلیل مختلف طباعتی اداروں کے زیر اہتمام ان متداول روایات میں مطبوعہ مصاحف کے ابتدائی صفحات کے عکس پیش خدمت ہیں، جن میں سے روایت قالون عن نافع، روایت ورش عن نافع، روایت دوری عن ابی عمرو بصری، اور روایت حفص عن عاصم میں مصاحف کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ روایات کس طرح اللہ کی حفاظتِ قرآن کے وعدے کے طور پر مسلسل طبع ہو رہی ہیں اور بیسیوں طباعت خانے اس سلسلے میں کڑوروں، اربوں کی تعداد میں ان روایات کو زیور طباعت سے آراستہ کر رہے ہیں۔

(23) الشاطبي، أبو محمد القاسم بن فيره بن خلف بن أحمد(ت590هـ)، حرز الاماني ووجه التهاني في القراءات السبع،(دمشق :طبع الأولٰي 1434هـ مكتبة ابن الجزري)ج1 ،ص1،2

مجمع الملک فہد لطباعۃ المصحف الشریف (سعودی عرب) کے زیر اہتمام روایت حفص عن عاصم میں مطبوعہ مصحف کا عکس:

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ
تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۶﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ
وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۰۷﴾ اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا
سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ
فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۰۸﴾ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ
اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا
وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
قَدِيْرٌ ﴿۱۰۹﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا
لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرٌ ﴿۱۱۰﴾ وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا
اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ
اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

وَإِذۡ أَخَذۡنَا مِيثَٰقَكُمۡ لَا تَسۡفِكُونَ دِمَآءَكُمۡ وَلَا تُخۡرِجُونَ
أَنفُسَكُم مِّن دِيَٰرِكُمۡ ثُمَّ أَقۡرَرۡتُمۡ وَأَنتُمۡ تَشۡهَدُونَ ٨٣
ثُمَّ أَنتُمۡ هَٰٓؤُلَآءِ تَقۡتُلُونَ أَنفُسَكُمۡ وَتُخۡرِجُونَ فَرِيقٗا
مِّنكُم مِّن دِيَٰرِهِمۡ تَظَٰهَرُونَ عَلَيۡهِم بِٱلۡإِثۡمِ وَٱلۡعُدۡوَٰنِ
وَإِن يَأۡتُوكُمۡ أُسَٰرَىٰ تُفَٰدُوهُمۡ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيۡكُمۡ
إِخۡرَاجُهُمۡۚ أَفَتُؤۡمِنُونَ بِبَعۡضِ ٱلۡكِتَٰبِ وَتَكۡفُرُونَ بِبَعۡضٖۚ
فَمَا جَزَآءُ مَن يَفۡعَلُ ذَٰلِكَ مِنكُمۡ إِلَّا خِزۡيٞ فِي ٱلۡحَيَوٰةِ
ٱلدُّنۡيَاۖ وَيَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِ يُرَدُّونَ إِلَىٰٓ أَشَدِّ ٱلۡعَذَابِۗ وَمَا ٱللَّهُ
بِغَٰفِلٍ عَمَّا يَعۡمَلُونَ ٨٤ أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ ٱشۡتَرَوُاْ ٱلۡحَيَوٰةَ
ٱلدُّنۡيَا بِٱلۡأٓخِرَةِۖ فَلَا يُخَفَّفُ عَنۡهُمُ ٱلۡعَذَابُ وَلَا هُمۡ يُنصَرُونَ
٨٥ وَلَقَدۡ ءَاتَيۡنَا مُوسَى ٱلۡكِتَٰبَ وَقَفَّيۡنَا مِنۢ بَعۡدِهِۦ
بِٱلرُّسُلِۖ وَءَاتَيۡنَا عِيسَى ٱبۡنَ مَرۡيَمَ ٱلۡبَيِّنَٰتِ وَأَيَّدۡنَٰهُ بِرُوحِ
ٱلۡقُدُسِۗ أَفَكُلَّمَا جَآءَكُمۡ رَسُولُۢ بِمَا لَا تَهۡوَىٰٓ أَنفُسُكُمُ
ٱسۡتَكۡبَرۡتُمۡ فَفَرِيقٗا كَذَّبۡتُمۡ وَفَرِيقٗا تَقۡتُلُونَ ٨٦ وَقَالُواْ قُلُوبُنَا
غُلۡفُۢۚ بَل لَّعَنَهُمُ ٱللَّهُ بِكُفۡرِهِمۡ فَقَلِيلٗا مَّا يُؤۡمِنُونَ ٨٧

۞ مَا نَنسَخْ مِنْ ءَايَةٍ أَوْ نَنسَأْهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا أَوْ مِثْلِهَآ
أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٠٥﴾ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ
اللَّهَ لَهُۥ مُلْكُ السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ
اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿١٠٦﴾ أَمْ تُرِيدُونَ أَن تَسْـَٔلُوا رَسُولَكُمْ
كَمَا سُئِلَ مُوسَىٰ مِن قَبْلُ وَمَن يَتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْإِيمَٰنِ
فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيلِ ﴿١٠٧﴾ وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَٰبِ
لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّنْ بَعْدِ إِيمَٰنِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا
مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ فَاعْفُوا
وَاصْفَحُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِۦٓ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ ﴿١٠٨﴾ وَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ وَءَاتُوا الزَّكَوٰةَ وَمَا تُقَدِّمُوا
لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ
بَصِيرٌ ﴿١٠٩﴾ وَقَالُوا لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَن كَانَ هُودًا
أَوْ نَصَٰرَىٰ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوا بُرْهَٰنَكُمْ إِن كُنتُمْ
صَٰدِقِينَ ﴿١١٠﴾ بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُۥ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُۥ
أَجْرُهُۥ عِندَ رَبِّهِۦ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿١١١﴾

جمعیۃ الدعوۃ الإسلامیۃ العالمیۃ (لیبیا) کے زیر اہتمام روایۃ قالون عن نافع میں مطبوعہ مصحف کا عکس

أُوْلَٰٓئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ٤
إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ
لَا يُؤْمِنُونَ ٥ خَتَمَ ٱللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ وَعَلَىٰٓ
أَبْصَٰرِهِمْ غِشَٰوَةٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ٦ وَمِنَ ٱلنَّاسِ
مَن يَقُولُ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَبِٱلْيَوْمِ ٱلْأَخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ٧
يُخَٰدِعُونَ ٱللَّهَ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَمَا يُخَٰدِعُونَ إِلَّآ أَنفُسَهُمْ
وَمَا يَشْعُرُونَ ٨ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ ٱللَّهُ مَرَضًا
وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُواْ يُكَذِّبُونَ ٩ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ
لَا تُفْسِدُواْ فِي ٱلْأَرْضِ قَالُوٓاْ إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ١٠ أَلَآ إِنَّهُمْ
هُمُ ٱلْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ ١١ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ ءَامِنُواْ
كَمَآ ءَامَنَ ٱلنَّاسُ قَالُوٓاْ أَنُؤْمِنُ كَمَآ ءَامَنَ ٱلسُّفَهَآءُ أَلَآ إِنَّهُمْ
هُمُ ٱلسُّفَهَآءُ وَلَٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ ١٢ وَإِذَا لَقُواْ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ قَالُوٓاْ ءَامَنَّا
وَإِذَا خَلَوْاْ إِلَىٰ شَيَٰطِينِهِمْ قَالُوٓاْ إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ
مُسْتَهْزِءُونَ ١٣ ٱللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَٰنِهِمْ
يَعْمَهُونَ ١٤ أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ ٱشْتَرَوُاْ ٱلضَّلَٰلَةَ بِٱلْهُدَىٰ

وزارۃ الشؤون الدینیہ والاوقاف (سوڈان) کے زیر اہتمام روایت دوری عن ابی عمرو بصری میں مطبوعہ مصحف کا عکس

آج بھی تمام اسلامی ممالک میں جو مصاحف شائع کیے جاتے ہیں ان کی طباعت واشاعت کی اس وقت تک اجازت نہیں ہوتی ہے جب تک کہ اس کی تصدیق ان مستند قراء سے نہ کروالی جائے جو کہ باقاعدہ علم قراءات اور اس سے متعلقہ فنون سے واقف ہوں اور ان کے پاس اس کی سند بھی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تک موجود ہو۔ پس اس وقت جو بھی مصاحف اسلامی ممالک میں شائع ہو رہے ہیں وہ انہی قراء کرام کی تصدیق سے شائع ہو رہے ہیں جو کہ باقاعدہ قرآن کی سند رکھتے ہیں، لہٰذا عامۃ الناس کے پاس جو مصاحف موجود ہیں وہ قراء کے واسطے سے ہیں اور عامۃ الناس مطبوع قرآن کے حصول میں بھی قراء کے محتاج ہیں۔ مثال کے طور پر 'مجمّع الملک فھد' کے زیر نگرانی کروڑوں کی تعداد میں جو بھی مصاحف شائع کر کے پوری دنیا میں بھیجے جاتے ہیں، ان سب مصاحف کی مراجعت جلیل القدر مصری و سعودی علماء کی ایک جماعت کرتی ہے اور اس مراجعت میں کتب قراءات کو ہی معیار بنایا جاتا ہے۔

مصحف مدنی کے آخر میں ہے:

''پس علماء کی اس کمیٹی نے اس مصحف کی نظر ثانی کی ذمہ داری قبول کی ہے اور علمِ قراءات، علم الرسم، علم الضبط، علم الفواصل، علم الوقف اور علم التفسیر کی بنیادی کتابوں سے اس مصحف کی مراجعت کا کام مکمل کیا ہے''۔(24)

یہ مصحف سعودی حکومت کی نگرانی میں شائع ہوتا ہے۔

اسی طرح روایت قالون میں 'لیبیا' سے شائع ہونے والے مصحف میں ہے:

''تیونس 'لیبیا' اور بلاد مغرب کے علماء کی ایک کمیٹی نے اس مصحف کی مراجعت کا کام مکمل کیا ہے جو کہ علم قراءات 'علم الرسم اور علم ضبط میں ماہر علماء شمار ہوتے ہیں''۔(25)

یہ مصحف 'لیبیا' کی حکومت کی نگرانی میں شائع ہوا ہے۔ 'لیبا' میں عوام الناس میں روایت قالون پڑھی جاتی ہیں اسی لیے وہاں روایت قالون میں مصحف شائع ہوتے ہیں۔

'لیبیا' ہی سے سرکاری سطح پر شائع ہونے والے مصحف میں ہے:

''امام قالون رحمہ اللہ کی امام نافع رحمہ اللہ سے مروی روایت تمام طبقات میں متواتر ہے۔۔۔امام قالون رحمہ اللہ کی یہ روایت لیبا' تیونس' موریطانیہ اور افریقہ کے دوسرے ممالک میں بہت بڑے پیمانے پر پھیلی ہوئی ہے۔ وہ طریقہ کہ جس کے ذریعے یہ روایت ہمارے ان علاقوں میں پھیلی ہے اور اسکے ذریعے قرآن کو یاد کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ یہ روایت ہم تک روایت کے اعلی درجات سے نقل ہوتے ہوئے پہنچی ہے یعنی اس طرح کہ ایک قاری کسی دوسرے مقری (پڑھانے والے) سے براہ راست قرآن کو اخذ کرتا ہے اور یہ سلسلہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تک اور پھر حضرت جبرئیل صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر اللہ رب عزوجل تک پہنچ جاتا ہے ''۔(26)

روایت 'دوری' میں بیروت سے شائع ہونے والے مصحف کے آخر میں ہے:

---

(24) مصحف المدنی ،وزارة الأوقاف والشؤون الاسلامية المملكة المغربية(المغرب، 1990):الف،ب

(25) مصحف الاوقاف الليبية، الهيئة العامة للأوقاف والشؤون الاسلامية(دولة قطر،2002):د

(26) مصحف الاوقاف الليبية، الهيئة العامة للأوقاف والشؤون الاسلامية:ج:د

"پس اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے احسان اور فضل سے امام ابو عمرو بصری رحمہ اللہ کے شاگرد 'دُوری' کی روایت میں قرآن کو چھاپنے کی توفیق دی ہے۔اس مصحف کو شام کے فضیلۃ الشیخ محمد کریم راجح اور محمد فھد خاروف نے علم قراءات، علم الرسم، علم الضبط، علم الفواصل، علم الوقف اور علم التفسیر کے بنیادی مصادر کی رہنمائی میں تیار کیا ہے"۔[27]

اسی طرح مراکش سے 'وزارۃ الأوقاف والشؤون الاسلامیۃ المملکۃ المغربیۃ' کے تحت شائع ہونے والے مصحف کے آخر میں بھی قراء کی ایک فہرست بیان کی گئی ہے کہ جنہوں نے اس روایت کی تصدیق کی ہے۔ یہ مصحف مراکش کی حکومت کی طرف سے سرکاری طور پر جاری کیا گیا ہے اور یہ روایت ورش میں ہے کیونکہ مراکش اور افریقہ کے اکثر ممالک میں عامۃ الناس روایت ورش میں قرآن پڑھتے ہیں۔اگر ان کی قراءات کو قرآن تسلیم نہ کیا جائے، تو ان ممالک میں پڑھی جانے والی نمازوں اور تلاوت کا کیا حکم ہے، جن میں یہی قراءات پڑھی جاتی ہیں؟

اسی طرح مصر اور پاکستان سے شائع ہونے والے مصاحف کا بھی ہے۔ مصر میں جامعۃ الازھر کے ماتحت ادارے 'مجمع البحوث الاسلامیۃ' کی تصدیق کے بعد مصاحف شائع کیے جاتے ہیں، جبکہ پاکستان میں 'وزارۃ الأوقاف' کی طرف سے مقرر کردہ قراء حضرات کی تصدیق کے بعد قرآن کی طباعت اور نشر و اشاعت کی اجازت دی جاتی ہے۔

مکتبہ کلّیہ القرآن، جامعہ لاہور الاسلامیہ میں عالم اسلام میں مروجہ چاروں متداول روایات میں مختلف مطابع کے مطبوعہ مصاحف کافی تعداد میں موجود ہیں، ان تمام مصاحف کے آخر میں ماہر قراء کے تصدیق نامے موجود ہیں اور اس کے بعد ہی وہ مصاحف نشر کیے گئے ہیں۔

نتیجہ بحث:

قراءات قرآنیہ کا وجود اور موجودہ مصاحف کا جائزہ اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ قرآن مجید کی حفاظت ایک منظم اور مستند طریقے سے کی گئی۔ قراءات کے مختلف انداز اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ قرآن نہ صرف اپنے متن میں محفوظ ہے بلکہ اس کی ادائیگی کے مختلف طریقے بھی محفوظ ہیں، جو نبی کریم ﷺ سے لے کر آج تک متواتر سند کے ساتھ منتقل ہوتے آئے ہیں۔

- موجودہ مصاحف، جیسے کہ حفص عن عاصم، ورش عن نافع، قالون، اور دیگر، ان مستند قراءات کی نمائندگی کرتے ہیں جو مختلف اسلامی مراکز (مدینہ، مکہ، کوفہ، بصرہ، دمشق) میں پروان چڑھیں۔
- یہ تمام قراءات متن کی یکسانیت کو یقینی بناتی ہیں اور امت مسلمہ کو عبادات اور تلاوت میں آسانی فراہم کرتی ہیں۔
- دور حاضر میں شائع ہونے والے قرآن کے نسخے ان مستند قراءات کے اصولوں پر مبنی ہیں، جو جدید طباعت کے ذریعے مزید وضاحت اور معیاری شکل میں پیش کیے جاتے ہیں۔
- یہ تمام شواہد اس بات کی دلیل ہیں کہ قرآن مجید کی حفاظت اللہ کا وعدہ ہے اور قراءات کی مختلف شکلوں میں اس وعدے کا عملی مظاہرہ نظر آتا ہے۔

مزید برآں، قراءات قرآنیہ کی موجودگی امت کے اتحاد اور تنوع کی علامت ہے۔ یہ قراءات نبی کریم ﷺ کی تعلیمات اور صحابہ کرام کے ذریعے منتقل ہوئیں اور امت مسلمہ کو قرآن کی صحیح تلاوت، فہم، اور عمل میں آسانی فراہم کرتی ہیں۔ ان قراءات کے ذریعے نہ صرف قرآن مجید کے متن کی حفاظت ہوئی بلکہ اس کی آفاقیت اور مختلف زبانوں اور لہجوں میں قبولیت بھی واضح ہوتی ہے۔

---

[27] محمد المنونی، تاریخ المصحف الشریف بالمغرب، المشھد الحسینی (قاہرہ: 1389ھ)، ص:25